Epistemology: Vol.7, Issue 8 Dec 2020

OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
www.epistemology.pk

عصر حاضر میں ترکی کے دینی مراکز میں خواتین کی تعلیم اور سماجی کردار کا جائزہ

ANALYTICAL STUDY OF THE EDUCATION AND SOCIAL ROLE OF WOMEN IN CONTEMPORARY TURKISH RELIGIOUS CENTERS

Navid Iqbal
Ph.D Scholar, Islamic Studies, Erciyes University, Kayseri, Turkey.

Dr. Abdul Quddoos
Post Doctorate Reseach Feloow, Faculty of Theology, Necmettin Erbakan University, Turkey.

Abstract: Turkey is among one of the lucky countries where women as well as men have equal rights to pursue Islamic Studies. The pursuit of religious education for women in Turkey is possible in two conditions.One is the official and informal organizations, as well as mixed and non-mixed Imam Al Khatib Schools and Colleges (where along with contemporary curriculum, recitation, Tajweed, Tafsir, Hadith, Sira, Islam, etc. are also found in abundance), and after that universities where PhD can be pursued in different religious studies.Along with that, Quranic educational centers have been established for women by government, where Nazira Quran, memorization of the Quran and fundamental theological teachings are given to students. In this study, we will collect statistics such as Turkey's government institutions for girl's education, the last few years of comparative figures, female teacher's statistics, their teaching and authorized services and women's M.Phil and PhD levels thesis statistics from authentic sources. Prospects for the religious institute of the graduate of educational institution and publicly broadcast religion foundation will be brought to debate..

Keywords: Turkey, Analysis, Women Religious Education, Social Character

CC BY

۱۹۲۴ کے انقلاب جمہوریت کے ساتھ جہاں خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہوا، وہیں ترکی کے مذہبی تشخص کو ختم کرنے کی بھی ہر ممکن کوشش کی گئی جو کسی صاحب علم سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن یہ تمام تر کوششیں ساڑھے چھ سو سال خلافت عثمانیہ کو اپنے کوہ ودمن میں جگہ دینے والے ترک عوام کے دلوں سے مذہب کی محبت کو نہ نکال سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ ۱۹۵۱ کے بعد کچھ مذہبی آزادی میسر آئیں[1] تو دینی حرکات نے ڈھکے چھپے، چھوٹے چھوٹے قدموں سے جاری رکھے ہوئے دینی احیا کے سفر میں تیزی پیدا کر دی، جس کا نتیجہ آج کا ترکی ہمارے سامنے ہے۔ ترکی اس وقت عالم اسلام کی ایک نمایاں اور ابھرتی ہوئی معیشت اور طاقت ہونے کے ساتھ ساتھ، اپنے ساڑھے چھ سو سالہ مضبوط سیاسی پس منظر کے باعث، مرتب اور منظم اداروں، اوقاف، اور تنظیموں کی موجودگی کے ساتھ اپنی مثال آپ ہے۔ ان اداروں اور اوقاف میں ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کا دائرہ عمل دینی تعلیم، دینی امور سے متعلق ہے، جو معاشرے میں دینی و تعلیمی سرگرمیوں کی بنیاد ہیں۔

مردوں کے ساتھ ساتھ، ان دینی سرگرمیوں میں خواتین کا کردار بھی نمایاں ہے۔ ان اداروں کی تنظیمی بنیادوں سے لے کر علمی فضاؤں تک ہر جگہ خواتین اپنے حصہ کی محنت جاری رکھی ہوئیں ہیں۔ ان اداروں میں سرکاری ادارے بھی شامل ہیں اور عوامی اوقاف کے زیر انتظام چلنے والے ادارے بھی۔

ترکی میں خواتین کے لیے دینی تعلیم کا حصول دو صورتوں میں ممکن ہے۔ ایک تو سرکاری اور رسمی اداروں میں ہے، جن میں مخلوط اور غیر مخلوط امام خطیب سکول اور کالجز (جن کے نصاب میں عصری علوم کے ساتھ ساتھ قرات، تجوید، تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ وغیرہ جیسا دینی مواد بھی بکثرت پایا جاتا ہے)، اور ان کے بعد یونیورسٹیوں میں الھیات (علوم اسلامیہ) کے نام سے مختلف دینی علوم میں پی ایچ ڈی تک کی تعلیم حاصل کی جاسکتی ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں خواتین کے شرکت کا تناسب مردوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ اور خاص طور پر تعلیمی اداروں میں حجاب پر سے پابندی اٹھائی جانے کے بعد اس تعداد میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔[2] اس کے علاوہ سرکاری سطح پر قرآن کورس کے نام سے لڑکیوں کے لیے بھی تعلیمی مراکز قائم کیے گئے ہیں، جن میں ناظرہ قرآن، حفظ قرآن، بنیادی دینی علوم کی تدریس کی جاتی ہے۔ خواتین کے لیے مخصوص ان رہائشی اور غیر رہائشی اداروں میں بچیوں اور خواتین کی تدریس کی خدمات خواتین معلمات ہی سرانجام دیتی ہیں۔ دوسری شکل انفرادی، یا تنظیموں کے زیر انتظام تعلیمی اداروں کی ہے جن میں خواتین کے

لیے ناظرہ قرآن، تجوید، اور حفظ قرآن کا انتظام ہے۔ دینی علوم کے مختصر کورسز کے ساتھ ساتھ، طویل المعیاد دینی کورسز بھی پڑھائے جاتے ہیں (مدرسے کی تعلیم)۔ جن کی تدریس کی مکمل ذمہ داری خواتین کے ہاتھوں میں ہے۔

ان سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی اداروں کے علاوہ انفرادی سطح پر بھی خواتین دین کی نشر واشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔

مقالہ ہذا میں موجودہ ترکی کے رسمی (سرکاری) اداروں میں بچیوں کی تعلیم، گزشتہ چند سالوں کے تقابلی اعداد وشمار، خواتین اساتذہ کے اعداد وشمار، ان کی تدریسی اور تصنیفی خدمات، خواتین کے ایم فل اور پی ایچ ڈی سطح کے رسائل اور مقالات جات کے اعداد وشمار جیسے امور کو مستند ذرائع سے جمع کیا جائے گا۔ ان تعلیمی اداروں کی فاضلات کے دینی اداروں میں اور عوامی سطح پر دین کی نشر واشاعت کے امکانات کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ انشاءاللہ

1-امام خطیب سکول اور کالج سسٹم

سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے بعد ترکی کی نئی جمہوری حکومت نے تھوڑے سے عرصے میں ہی تمام مدارس دینیہ کو بند کروایا اور بہت سارے علماء کرام کو جیل خانوں میں اور اسی طرح کئی اہم اور بڑے علماء کو ملک بدر کر دیا۔[3] البتہ اسی جمہوری حکومت کے زمانہ میں ہی کچھ عظیم شخصیات نے انفرادی طور پر امر بالمعروف اور درس وتدریس کا فریضہ خفیہ طور پر جاری رکھا۔ ان شخصیات میں سے استنبول کے شیخ محمود آفندی کا نام سرفہرست ہے اس کے علاوہ علامہ بدیع الزمان سعید نورسی کی "رسالہ نور" کے نام سے تحریک نے بھی دینی خدمات کو جاری رکھا۔ ترکی میں اس خفیہ طریقے سے دین اسلام کے کام میں کئی سال گزر گئے۔ چونکہ ترکی کی اس سرزمین پر تقریباً ساڑھے چھ سو سال تک خلافت عثمانیہ کے قیام کیوجہ سے اور اسی طرح بعض اہل علم کی انفرادی محنتوں کے نتیجہ میں لوگوں کی دلوں میں اسلام کے ساتھ قلبی لگاؤ کی تھوڑی سی رمق باقی تھی۔ اس وجہ سے نئی جمہوری حکومت نے مدارس کی جگہ دینی تعلیم کے لیے امام خطیب مکاتب کے قیام کا فیصلہ کیا۔ اس نظام تعلیم کے انعقاد کا مقصد یہ تھا کہ مذہبی ذہن رکھنے والے لوگ انہی سکولوں میں تعلیم حاصل کرے تاکہ یہ آگے حکومت کی بھاگ ڈور کو اپنے ہاتھوں میں لینے کے اہل نہ ہوں۔ چنانچہ ۱۹۲۴ میں ترکی کی پارلیمنٹ میں توحیدی تدریسیات کے نام سے ایک قانون پاس کروایا گیا۔ اس طرح سے ترکی میں امام خطیب مکاتب کی ابتداء کی گئی۔[4] لیکن بدقسمتی سے ان مکاتب میں ابتداً معیاری تعلیم نہ ہونے کیوجہ سے طلباء کا رجحان انکی طرف بہت کم رہا جس کی وجہ سے

1930 میں ان مکاتب اور سکولز کو بند کیا گیا۔1950ء تک یعنی 20 سال تک یہ مکاتب بند رہے۔[5] البتہ 1951ء سے دوبارہ نئے سرے سے ان کا آغاز امام خطیب سکول کے نام سے کیا گیا۔۱۹۷۰ تک یہ سکول مڈل لیول تک چلتے رہے پھر بعد میں ان سکولز کو ترقی دیتے ہوئے کالج کا درجہ دے دیا گیا۔ابتدائی سالوں میں کالج سے فارغ ہونے والے طلباء اور طالبات کو یونیورسٹی میں داخلے کیلئے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔اس لئے کہ یونیورسٹی گرانٹس آف کمیشن کے ہاں امام خطیب سکول کی ڈگری قابل قبول نہ تھی، لیکن 1980ء میں امام خطیب کالجز کے طلباء کا یہ مسئلہ بھی ختم ہوا۔اس کے بعد سے طلباء تاحال یونیورسٹی کے مختلف شعبوں میں داخلے لے رہے ہیں۔[6]

امام خطیب سکولوں سے فارغ ہونے والے طلبا چونکہ ترکی کی مساجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے ہیں کیونکہ ترکی کی اکثر مساجد حکومت کے زیر نگرانی میں ہیں۔اس لیے اس ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے ان سکو لوں اور کالجوں کا نصاب مرتب کیا گیا ہے۔ابتدا میں نصاب تقریبا نوے فیصد دینی مضامین پر مشتمل تھا جس میں قران ،حدیث ،فقہ سیرت، عقائد،تاریخ،عربی وغیرہ شامل تھیں۔لیکن ترکی کے حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے نصاب میں تبدیلیاں بھی کی جاتی رہیں۔اب موجودہ صورت حال میں تقریبا ساٹھ فیصد عصری علوم اور چالیس فیصد دینی علوم شامل نصاب ہیں۔یہ طلبہ اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بیک وقت مسجد میں امام وخطیب، ہسپتال میں ڈاکٹر،عدالت میں جج،اور کرسی اقتدار پر صدر اور وزیر اعظم بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ترکی کے موجودہ صدر طیب اردوان بذات خود بھی اسی سکول سسٹم کے فارغ التحصیل ہیں۔انہوں نے 1973 میں استنبول کے ایک امام خطیب کالج سے میٹرک پاس کیا وہاں سے ہی قرآن حفظ کیا، تجوید پڑھی اور علوم دینیہ حاصل کیے۔[7] اسی نظام تعلیم نے انہیں اسلام سے حقیقی لگاؤ عطا کیا جس کا نتیجہ آج ہم ترکی میں اسلام کی بڑھتی ہوئی محبت اور دینی حمیت وغیرت کی صورت میں دیکھ رہے ہیں

عصر حاضر میں یہ سکول تین تعلیمی مراحل میں کام کر رہے ہیں۔پہلا مرحلہ پرائمری تک اور دوسرا مڈل اور تیسرا کالج تک ہے۔ان تین طرح کے سکولوں اور کالجوں میں مخلوط تعلیمی نظام ہے۔جس میں طلباء اور طالبات ایک ساتھ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔البتہ کالج کی سطح پر لڑکوں اور لڑکیوں کی کلاس رومز الگ الگ ہوتے ہیں۔لیکن چند سالوں سے کالج کی سطح پر اب لڑکیوں کے لیے جگہ جگہ امام خطیب خواتین کالجز بھی قائم کیے گئے ہیں جس میں صرف لڑکیاں ہی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ان اداروں کی اہم خصوصیت یہ ہیں کہ ان سے فارغ ہونے والے طلباء اور طالبات چاہے کسی بھی شعبہ سے

تعلق رکھتا ہو اس کو قرآن اور حدیث کی بنیادی احکام اور مسائل کا علم ضرور ہوتا ہے۔ ترکی میں اس وقت چالیس ہزار سے زائد ایسی مساجد ہیں جو وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام چل رہی ہیں ان کے نوے ہزار کے لگ بھگ ائمہ و خطبا اور خدماء انہی کالجوں اور یونیورسٹی کی شعبہ الٰہیات سے فارغ التحصیل ہیں۔ امام خطیب سکولز میں پڑھنے والے طلباء اور طلبات کی تعداد میں ہر آنے والے سال اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ چنانچہ ایک تحقیق کے مطابق امام خطیب سکولز میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد 2002ء میں 71ہزار تھی۔ 2012 میں 94ہزار 461 ہوئی جبکہ 2017ء میں 657ہزار ہو گئی۔ اس وقت اس نظام تعلیم میں پڑھنے والے طلباء کی کل تعداد 1 ملین 2لاکھ 91ہزار ہے۔ جبکہ صرف امام خطیب کالجز میں اس وقت کل طلباء اور طالبات کی تعداد 6لاکھ 60ہزار 406 ہے۔ جس میں 3لاکھ 80ہزار لڑکیاں ہیں۔ دراصل پچھلے 10 سالوں سے امام خطیب کالجز میں لڑکیوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔[8] اسکی ایک بنیادی وجہ موجودہ حکومت ہے کیونکہ طیب اردوان نے ہی سکارف اوڑھنے اور نقاب پر پابندی ختم کی جس کیوجہ سے لڑکیوں کا رجحان زیادہ ہوا۔ اس کے علاوہ چونکہ اس نظام تعلیم میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیم بھی دینی ماحول میں رہ کر پڑھائی جاتی ہے اس وجہ سے بھی لڑکیوں کا رجحان زیادہ ہے۔

امام خطیب سکولز اور کالجز کی تعداد[9]

تعداد باعتبار تاریخ	امام خطیب سکولز	امام خطیب کالجز
2012ء	1099	708
2016ء	1996	1149
2017ء	2777	1408

امام خطیب کالجز کی خصوصیات

بندے کو ایک دن معلومات لینے کی غرض سے لڑکیوں کے امام خطیب کالج میں جانا ہوا۔ کالج کی پرنسپل سے اجازت ملنے کے بعد گیٹ سے اندر ہونے کے بعد ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی اسلامی مدرسے میں آنا ہوا ہے۔ سب طالبات کو پردے اور سکارف میں ملبوس دیکھتے ہی بندے پر کافی گہرا اثر پڑا کیونکہ ترکی جیسے ماڈرن ملک کے ایک سرکاری سکول میں 600 کے قریب لڑکیوں کا مکمل طور پر باپردہ ہونا بندے کے لیے ایک عجوبے سے کم نہیں تھا۔ کالج کی پرنسپل سے ایک

گھنٹہ تک طویل ملاقات میں کالج کی نظام تعلیم، ان کالجز کی خصوصیات، ترکی کی ماحول میں اس کے اثرات اور دینی اور سماجی پہلو سے سامنے آنے والے فوائد اور اثرت سے متعلق اہم معلومات حاصل کرلی گئی۔ اس نظام تعلیم کی بعض خصوصیات درجہ ذیل ہیں:

1-اس نظام تعلیم میں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اسلام کی بنیادی تعلیم ایک منظم اسلوب کے ساتھ پڑھائی جاتی ہے

2-ان سکولز اور کالجوں میں غریب طالبات کو دوپہر کا کھانا مفت دینے کے علاوہ سکول تک آنے جانے کا کرایہ بھی دیا جاتا ہے۔

3-ان کالجز کا سیکورٹی نظام بہت سخت ہے چنانچہ سکول میں داخل ہونے کے بعد چھٹی تک کالج کی گیٹ سے بغیر اجازت نکلنا ناممکن ہے۔البتہ پرنسپل کی آفس سے اجازت ملنے کے بعد ضرورت کے لیے باہر جاسکتی ہیں۔

4-سب سے اہم چیز جس کی وجہ سے آجکل پڑھائی میں کافی خلل آتا ہے وہ موبائل فون ہے لیکن ان کالجز میں طالبات کے لیے صبح 8 بجے سے دوپہر 3 بجے تک موبائل فون استعمال کرنا ممنوع ہوتا ہے۔کالج میں موبائل فون کے لیے الگ الماریاں بنائی گئی ہیں جہاں پر سب طالبات صبح موبائل رکھتی ہیں پھر 3 بجے چھٹی کے بعد ساتھ لے کے جاتی ہیں۔

5-ان کالجز میں عملی طور پر وعظ اور خطابت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے تاکہ کل معاشرے میں مفید فرد کے حیثیت سے آگے دین کا کام کرسکیں۔

2-قرآن کورسس (دارالقرآن) کے نام سے قائم کئے گئے ادارے

ترکی جیسا ملک جہاں پر ایک طویل عرصے تک قرآن کی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی لیکن اللہ تعالی کے فضل، کرم سے اور جناب طیب اردوان کی کوششوں سے آج ایک مرتبہ پھر قرآن کریم کی تعلیم کے لیے ہر شہر میں سیکڑوں کی تعداد میں مراکز قائم کئے گیے ہیں جبکہ وقت کے ساتھ ساتھ ان مراکز کی تعداد میں اور اسی طرح ان مراکز میں پڑھنے والی بچیوں اور بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ بندے کو بھی ترکی کے ایک بڑے شہر قیصری میں قرآن کورسس کے نام سے قائم کئے گئے مراکز کے مرکزی دفتر میں معلومات کے حوالے سے جانا ہوا۔ مرکزی ادارے کے سیکرٹری سے کافی تفصیلی ملاقات ہوئی۔انہوں نے قرآن کورسس کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی۔اس مقالے کی مناسبت سے یہاں پر اختصار کیساتھ بیان کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔ قیصری شہر ترکی کا پانچواں بڑا شہر ہے اسکی آبادی تقریبا 2 ملین ہے۔

اس شہر میں سرکاری طور پر قرآن کورسس کے نام سے جگہ جگہ پر 450ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ان اداروں میں ہر سال بچوں اور بچیوں کی تعداد میں اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔

قرآن کورسس میں بچوں اور بچیوں کی تعداد باعتبار تاریخ

سال	بچوں اور بچیوں کی تعداد
2010ء	6ہزار
2013ء	12ہزار
2016ء	15ہزار
2017ء	17ہزار

یہ ادارے دو قسم کے ہیں اکثر اداروں میں ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ بعض اداروں میں جن کی تعداد 15 ہے قرآن کریم کی حفظ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے ان میں سے 5ادارے لڑکیوں کی تعلیم کیساتھ خاص ہیں۔قرآن کورسس کے نام سے قائم کئے گئے اداروں میں پڑھانے والے اکثر خواتین ہیں جو کہ امام خطیب کالجز یا پھر جامعات سے شعبہ علوم اسلامیہ میں ایم اے تک تعلیم مکمل کی ہوتی ہیں۔ان اداروں میں ترکی کی دیگر سرکاری اداروں کی طرح تعلیم اور کتابیں وغیرہ بغیر کسی اجرت کے دی جاتی ہے۔ ان میں قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی دینی تعلیم بھی دی جاتی ہیں۔قرآن کریم حفظ کرنی والی طالبات کے لیے ان اداروں میں کھانے پینے اور رہائش کا انتظام حکومت کی طرف سے ہوتا ہے۔قرآن کریم حفظ کرنی والی طالبات صبح کے اوقات میں دنیاوی تعلیم کے حصول کے لیے سکولز اور کالجوں میں جاتی ہیں جبکہ دوپہر کے بعد رات تک قرآن حفظ کرتی ہیں۔قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد وفاقی مذہبی امور کے زیر نگرانی ادارہ امور دیانت کی طرف سے انکو سندات دی جاتی ہیں۔[10]

3-ترکی کی جامعات میں خواتین کی تعلیم اور دینی خدمات

ترکی میں اس وقت سرکاری، غیر سرکاری جامعات کی تعداد 206 ہے۔[11]جس میں تقریبا 87 جامعات میں کلیہ علوم اسلامیہ (الہیات) دینی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ان جامعات میں دیگر کلیات کے مقابلے میں علوم اسلامیہ کے شعبہ میں ایم اے لیول تک کی تعلیم کے حصول میں لڑکوں کے مقابلے میں لڑکیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن اس

کے برعکس ایم فیل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر کم ہے۔ اسکی بنیادی وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی علوم پڑھنے والی لڑکیاں ایم اے تک کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ازدواجی زندگی کو ہی ترجیح دیتی ہیں جسکی وجہ سے ان کے لیے آگے تعلیم کو جاری رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسری بنیادی وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں ترکی حکومت کی طرف سے ہر شہر میں سینکڑوں کی تعداد میں لڑکیوں کے لیے قرآن کورسس کے نام سے ادارے بنائے گئے ہیں جس میں لڑکیوں کو قرآن کی تعلیم کے ساتھ اسلام کی بنیادی اور شعبہ ہائے زندگی سے متعلق موضوعات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ جبکہ اس میں پڑھانے والی معلمات کے لیے ایم اے اسلامیات تک کی تعلیم کا مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ایم اے اسلامیات کرنے کے بعد لڑکیوں کے لیے سرکاری سطح پر پڑھانے کے مواقع زیادہ ہوتی ہیں جسکی وجہ سے لڑکیوں کی اکثریت آگے مزید تعلیم جاری رکھنے کی بجائے شادیوں کے ساتھ ساتھ ان اداروں میں پڑھانے اور کام کرنے کو ہی ترجیح دیتی ہیں۔ لیکن پھر بھی لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد علوم تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف، کلام اور دیگر موضوعات میں ایم اے کے بعد ایم فیل اور پی ایچ ڈی تک کی تعلیم مکمل کر چکی ہیں۔ البتہ کچھ سالوں سے اعلی تعلیم کے حصول کے میدان میں لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہوا نظر آرہا ہے۔ اسکی بنیادی وجہ ترکی کی موجودہ حکومت کی طرف تعلیم کے حصول کے مواقع کا فراہم کرنا ہے۔ ترکی کی موجودہ حکومت سے پہلے جامعات میں سکارف پہننا ممنوع تھا جسکی وجہ سے دینی علوم کی طرف لڑکیوں کا رجحان کافی کم تھا لیکن سکارف کی پابندی کے ختم ہونے کے بعد لڑکیوں کے لیے دینی ماحول میں رہ کر آسانی اور خوشی کے ساتھ دینی علوم کا حصول ممکن ہوا جسکی بناء پر آجکل شعبہ علوم دینیہ میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ ترکی کی اسلامک فیکلٹیز (الھیات) شعبہ جات کے حوالے سے بہت وسیع ہے چنانچہ الھیات کے فیکلٹی میں بنیادی طور پر تین شعبہ جات ہیں پھر ان میں مزید بہت سارے شعبہ قائم کئے ہیں۔[12]

پہلا شعبہ "اسلام کے بنیادی علوم" کے نام سے ہے۔ اس میں پھر یہ 8 شعبے ہیں: شعبہ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف، عربی، قرآن کریم اور علم قرآت۔

دوسرا شعبہ "فلسفہ اور مذہبی علوم" کے نام سے ہے۔ اس میں پھر یہ 8 شعبہ ہیں: شعبہ علوم دینیہ، شعبہ دینی فلسفہ، شعبہ مذہبی نفسیات، شعبہ مذہبی سماجیات، شعبہ مذاہب کی تاریخ، شعبہ تاریخ فلسفہ، اسلامی فلسفہ اور شعبہ منطق۔

تیسرا شعبہ "تاریخ اسلام اور آرٹ" کے نام سے ہے۔اس میں 4 شعبے ہیں: شعبہ تاریخ اسلام، اسلامی ترکی کی آرٹ کی تاریخ، ترک اسلامی ادبیات اور ترک دینی میوزک۔الہیات کی فیکلٹی میں شعبے تو بہت قائم کیے ہیں لیکن طلباء اور طالبات کا رجحان تفسیر، حدیث اور فقہ کی طرف زیادہ ہے۔اس وجہ سے ہم اپنے مقالے میں صرف تفسیر، حدیث اور فقہ کے شعبہ جات میں ایم فیل کی سطح پر لکھے گئے رسائل کے اعداد و شمار پر اکتفاء کیا جائے گا جبکہ تفسیر، حدیث اور فقہ کے شعبہ جات میں پی ایچ ڈی کی سطح پر لکھے گئے رسائل کو عنوانات کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔اس کے علاوہ علوم اسلامیہ میں خواتین کی طرف سے لکھی گئی بعض کتابوں پر بھی تبصرہ کریں گے۔

ایم فیل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر لکھے گئے رسائل

پی ایچ ڈی اور ایم فل کے مقالات کی تعداد اور عناوین کی معلومات اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ترکیا اور ادارہ برائے اعلی تعلیم ترکی کی ویب سائٹس سے حاصل کی گئی ہیں۔[13]

ترکی کی جامعات میں شعبہ علوم اسلامیہ کی ابتداء اگرچہ 1949ء سے ہوئی ہے لیکن ان مقالہ جات کے تجزیے سے اس نتیجے پر پہنچنا ممکن ہے کہ، شعبہ تفسیر، حدیث اور فقہ میں ۱۹۹۰ء سے قبل خواتین کی طرف سے ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح کا مقالہ تحریر نہیں ہو سکا۔چنانچہ سب سے پہلا مقالہ: ڈاکٹر آئینور اُرالیر کا ہے جنہوں نے مرمرہ یونیورسٹی استنبول کے شعبہ حدیث سے ڈاکٹر اسماعیل لطفی چاقان کے زیر نگرانی: ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی رویات پر ایم فل کا مقالہ تحریر کیا۔اس وقت سے پہلے کسی مقالے کی عدم موجودگی کی غالب وجہ اس وقت کے تعلیمی حالات تھے جن میں خواتین کے لیے دینی شعبے میں اعلی تعلیمی سطح تک رسائی کئی قسم کی روکاوٹوں سے پر تھی۔

خواتین کے ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالہ جات باعتبار اعداد و شمار

شعبہ	پی ایچ ڈی	ایم فیل
تفسیر قرآن کریم	23	210
حدیث مبارکہ	21	192
فقہ اسلامی	20	200

ذیل میں مقالہ جات کی تعداد کی کثرت کے پیش نظر صرف پی ایچ ڈی کے ان مقالات کے عنوانات ذکر کیے گئے ہیں، جو مکمل ہو چکے ہیں

شعبہ تفسیر میں لکھے گئے پی ایچ ڈی کے مقالات کے عناوین

علوم القرآن

-آسمہ یاسمین جولاق، **قرآن کریم کے پہلو سے معجزہ،ایک تحقیقی جائزہ**،انقرہ یونیورسٹی،2002

-ایرن صادی، **قرآن کریم کے مطابق علم غیب**،اتاترک یونیورسٹی،1994

-حفصہ فیدان، **قرآن میں عورت کا تصور، مؤلفہ**،انقرہ یونیورسٹی،2005

-آمینہ گل، **قرآن کریم کا معذوروں کے حوالے سے نقطہ نظر**، مرمرۃ یونیورسٹی،2005

-خدیجہ کولر، **سورۃ ال عمران کی ساتویں آیت کی روشنی میں متشابہات کا مفہوم اور تشریحی مسئلہ**، انقرہ یونیورسٹی، 2008

-ویسل گیلوجے ،**قرآن کریم کے مطابق آخرت کا وجود**،اتاترکیونیورسٹی،1996

-نظیفہ ولدان گل اوغلو، **قرآن کریم میں تلاوت کا مفہوم**

-اسرائیلیوافیما، **قرآن کے روسی ترجمہ کا ایک تقابلانہ جائزہ**،ارجییس یونیورسٹی،2015

-صالحہ ترجان، **تفسیری روایات کی منتقلی کا ایک جائزہ**،انقرہیونیورسٹی،2011

-حدیہ اونسال، **ابتدائی مکی سورتوں کے علوم کا تحلیلی جائزہ**، شان عرفہیونیورسٹی،2014

تاریخ اور قصص

-فاطمہ البیراک، **قرآن کی روشنی میں ذوالقرنین کا واقعہ**، مرمرہ یونیورسٹی،2012

-سماءچیلن، **تفسیری روایات میں حضرت نوح علیہ السلام کے واقعہ کا ارتقاء**،انقرہیونیورسٹی،2012

-خدیجہ کرکماز، **قرآن کریم اور مقدس کتاب میں حضرت یحی علیہ السلام**،انقرہیونیورسٹی،2011

شخصیات کی مفسرانہ حیثیت اور کتابیں

-فاطمہ جالیق، **اشرف زادہ عزالدین و تفسیرہ "انیس الجنان"**،اولوداغ یونیورسٹی،2009

-نفیسہ ایفے، **امام قرطبیؒ کا قرآنی علوم کے حوالے سے نقطہ نظر**، دکوزایلولیونیورسٹی، 2012

-سمیہ کیین، **آراء التفسیر لمحمّد فرید وجدي من المفسرین المتاخرین**، اولوداغ یونیورسٹی، 2011

-نوردانہ گولر، **صحیح مسلم میں تفسیری روایات**، انقرہ یونیورسٹی، 2012

-فریحین اوزمن، **عبد الصمد الغزنوی کی کی تفسیر القرآن العظیم**، الوداغ یونیورسٹی، 2010

-خدیجہ تبر، **طریقۃ التفسیر فی تفسیر ھود بن محکم الحواري**، انقرہ یونیورسٹی، 2004

سماج اور ثقافت

-امراح دیندی، **قرآن کریم میں اسلام سے پہلے کی ثقافتی نشانیاں**، استنبول یونیورسٹی، 2014

-نوریہ اوزمن، **دراسلام مجلہ میں سورہ اخلاص سے متعلق نشر کیے گئے 112 مقالات کی روشنی میں مستشرقین کی قرآن کریم سے متعلق تحقیقات پر ایک تبصرہ**، انقرہ یونیورسٹی، 2010

-خدیجہ شاہین، **اسلام کی ثقافتی تاریخ میں حفظ قرآن کا رواج اور آج کے دور میں حفظ قرآن کے رواج کی صورتیں**، انقرہ یونیورسٹی، 2011

-انیلہ یاکجہ، **قرآن کے مثالی انسان کی تصور میں محبت کا کردار**، انقرہ یونیورسٹی، 2002

شعبہ حدیث میں لکھے گئے مقالات کے عنوانات

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

- امینہ دیمل، **حضور صلی اللہ علیہ وسلم وسلم کی قبل از نبوت زندگی سے متعلق روایات**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

صحابہ اور اتباع سنت

- آئینور ارال ار، **صحابہ کی تطبیق عملی کی صورت میں سنت سے وابستگی**، مرمرہ یونیورسٹی، ۱۹۹۸ء

علوم الحدیث (فنی مباحث واستشراق)

- عائشہ اسری شاہیار، **ضعیف حدیث کی روایت**، مرمرہ یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء
- فاطمہ قیزیل، **مرفوع احادیث الاحکام کے تناظر میں مشترک راوی تھیوری**، الوداغ یونیورسٹی، ۲۰۱۱ء
- راحیلہ یلماز، **جدید مباحث حدیث کے تناظر میں موطا کی مرسل روایات**، مرمرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء

- دیلک چالشقان، **تحریری اور زبانی روایات کے تناظر میں امام مسلم کا صاحب کتاب اساتذہ سے روایت کرنا**، مرمرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء
- پائمان اونگر، **امامیہ شیعہ کے ہاں تنقید متن**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء
- اینہ اردوغان، **حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریعی حیثیت کی حدود کے تعین میں سنت تقریری کا کردار**، فرات یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء

تخریج احادیث

- عائشہ گل تیکین، **اسماعیل انقروی کی شرح مثنوی: مجموعۃ اللطائف و معمورۃ المعارف** میں ذکر شدہ احادیث، سلجوق یونیورسٹی، ۲۰۰۶ء

احادیث پر خارجی (اجنبی) اثرات

- ہدایت تکسال، **عورت مخالف احادیث پر پدرانہ روایت کے اثرات**، انقرہ یونیورسٹی، ۱۹۹۸ء
- فاطمہ آئدن، **حجاز کے علاقے میں دور جاہلیت کی ثقافت کے پہلو سے احادیث میں سماجی حقائق**، مرمرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۵ء
- زینب جانان کوچاک، **مقامی کلچر کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور احادیث پر اثرات**، دوقوز ایلول یونیورسٹی، ۲۰۱۷ء

سماج اور حدیث

- شمشاد عادل بابیوا، **قازقستانی معاشرے کی دینی تشکیل میں حدیث وسنت کا کردار**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء
- نجلہ یاسدمان، **عائلی قوانین سے متعلقہ احادیث کی تحلیل، تنقید اور ائمہ مذاہب کا فہم**، دوقوز ایلول یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء
- خدیجہ، عریش، **سماجی مسائل کا حل احادیث کی روشنی میں**، مرمرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۶ء

شخصیات کی محدثانہ حیثیت اور کتابیں

- حوریہ مارطی، **برگوی محمد آفندی کی محدثانہ حیثیت اور الطریقۃ المحمدیہ (تحقیق و تحلیل)**، سلجوق یونیورسٹی، ۲۰۰۵ء
- خدیجہ دولبر، **ابن قتیبہ اور ان کا فہم حدیث**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۰۸ء
- فاطمہ آق دوکر، **تہذیب الاثار کی روشنی میں امام طبری کی محدثانہ حیثیت**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء
- نجلہ حاجی اوغلی، **کتاب الفصول فی الاصول کی روشنی میں جصاص کا علم حدیث میں مقام**، انقرہ یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء
- شعلہ یوکسل اویسال، **ابن الھمام کی محدثانہ حیثیت، اور فتح القدیر میں ان کا منہج حدیث**، سلجوق یونیورسٹی، ۲۰۱۰ء
- رابعہ زاہدہ تمیز، **ابن خزیمہ کی کتاب التوحید نامی کتاب اور علم الحدیث کے تناظر میں اس کی حیثیت**، استنبول یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء

شعبہ فقہ میں لکھے گئے مقالات کے عنوانات

اصول فقہ اور فنی مباحث

-عائشہ گل، **المعتمد اور المستصفی کے تقابلی جائزہ کے روشنی میں اصول فقہ کی اصطلاح حسن قبول**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2012

-حفصہ کسکین، **مالکی فقہی روایات کی تناظر میں نوازل**، سکاریہ یونیورسٹی، 2013

-ہرول تباق، **ابن تیمیۃ اور ابن قیم رحمہ اللہ کی طرف سے نماز سے متعلق احناف پر کیے گئے اعتراضات**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2013

جدید فقہی مسائل

-مروی اوزدمیر، **فقہ اسلامی کی تناظر میں بدنی تصرفات اور اعضاء کی نقل مکانی**، سکاریہ یونیورسٹی، 2017

-سلمی اُشکان، **مشكلة اختلاف الدين كمانع من موانع الزواج في تشريع الأسرة الإسلامي**، اتاترکیونیورسٹی، 2007

-آیینہ بوکی، **فقہ اسلامی میں یک طرفہ حقوقی معاملات**، سلجوکیونیورسٹی، 2006

-سمیرۃ حسنوفا، **مناقشات المصلحة في الفقه الإسلامي في مرحلة التحديث**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2007

-طوبی بایدر، **اسلامی نقطہ نظر سے اخلاقی مسئلے کے طور پر رحمانہ قتل اور اور علاج کا خاتمہ**، مرمرۃ یونیورسٹی

-ثروت بایندیر، **مکانۃ المعاملات المصرفیۃ الاسلامیۃ فی الفقہ الاسلامی**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2004

شخصیات کی فقیہانہ حیثیت اور کتابیں

-عائشہ المالی، **عبد اللہ ابن مسعود و مرتبتہ الفقہیۃ**، دکوز ایلول یونیورسٹی، 2009

-آیخان حراء، **الشیخ بدر الدین فقیھا**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2006

-نور فشان آیینہ، **قاضی برہان الدین کی کتاب ترجیح التوضیح کی تحقیق اور ان پر ایک تبصرہ**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2009

-عائشہ ییجر، **عمدۃ الشریعۃ لصدر الشریعۃ کی تحقیق**، سلجوکیو نیورسٹی، 2010

-آیینہ ارسلان، **الاجوبۃ القانی لمحمد الفقھی کی مجموعات الفتاوی میں مقام**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2010

-زارکینبی سبتوفا، **الفتاوی السراجیۃ کی تناظر میں علی بن عثمان کا علم فقہ میں مقام**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2015

-خدیجہ شینکر دیشلر، **شہاب الدین القرافی کا علم فقہ میں مقام**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2017

سماج، تاریخ اور فقہ

-کریمہ جسور، **وہابی تحریک کی ابتداء اور فقہی نقطہ نظر**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2013

-نور تن زلیخاء شاہین، **الفقہ الاسلامی والاخلاقیات الابیولوجیۃ (المناقشات الاخلاق بیلوجیۃ فی محور المسئولیۃ و الاستقلالیۃ**، سلیمان دیمریلیونیورسٹی، 2013

-ویسل نار غول، **الجھاد فی ضوء القرآن الکریم وتطبیقات محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم**، اتاترکیونیورسٹی، 2005

- مدیحۃ آیناجي، **تقییم الکتب الفقھیۃ من الناحیۃ الفقھیۃ في إطار الکتب الفقھیۃ الترکیۃ في فترۃ تاسیس الدولۃ العثمانیۃ**، مرمرۃ یونیورسٹی، 2009

ترکی کی خواتین کا تصنیف کے میدان میں خدمات

ترکی بھی ان خوش قسمت ممالک میں سے ہے جہاں مردوں کی طرح خواتین نے بھی دیگر شعبہ جات کی طرح تصنیف کے میدان میں بھی اپنی خدمات جاری رکھی ہوئی ہیں۔ ۱۹۲۳ کے سیاسی انقلاب کے بعد سے نافذ العمل پابندیوں سے علمی حلقے متاثر ہوئے، لیکن جیسی ہی کچھ علمی آزادی ملی ہاتھوں میں قلم و کاغذ تھامے علمی حضرات کے ساتھ علمی خواتین کے نام بھی

نظر آنا شروع ہوئے۔انہوں نے اخلاقیات اور عوامی موضوعات سے لے کر خالص علمی نوعیت کی گرانقدر تحریریں چھوڑی ہیں اور یہ سلسلہ گذشتہ تین دہائیوں میں مزید تیزی اختیار کر چکا ہے۔ یہاں پر اس مختصر سے مقالے میں سب صاحب قلم خواتین اور ان کی تصنیفات کا احصاء تو مشکل ہے،البتہ چند خواتین کی کتابوں کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جائے گا۔

1-سنت سے تعلق صحابہ کرام کی تطبیقات کی روشنی میں

ڈاکٹر آئینور اورالر کی کتاب ہے۔ یہ کتاب دراصل مؤلفہ کی پی ایچ ڈی مقالہ ہے جو سنہ 2000ء میں کتاب کی شکل میں شائع ہوا ہے۔ مؤلفہ نے موضوع سے متعلق مواد کے جمع کرنے میں کافی احتیاط سے کام لیا ہے۔400 صفحات پر مشتمل کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کی پیروی اور اتباع میں کامیابی اور نجات کے ہونے کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرز زندگی اور طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ مؤلفہ کا اصل مقصد ترکی کی معاشرے میں پھر سے سنت کی اہمیت کو زندہ کرنا اور عوام کی زندگی میں سنت کو اجاگر کرنا ہے۔ کتاب کے پہلے باب میں سنت کی اتباع کے واجب ہونے کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔اور یہ ثابت کیا ہے کہ شریعت محمدی میں قرآن کریم کے بعد دوسرا مقام سنت کا ہے۔ سنت سے ثابت شدہ احکام کا حکم وہی ہے جو حکم قرآن کریم کی آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ دونوں کی اتباع میں ہی کمیابی اور نجات ہے،اور سنت کے بغیر دین نامکمل ہے۔اس کے علاوہ سنت کی اتباع میں افراط و تفریط سے بچنے اور اعتدال پر قائم رہنے پر زور دیا ہے۔ باب کے آخر میں سنت کے ثبوت اور عدم ثبوت کے حوالے سے کیے گئے اعتراضات کو ذکر کر کے ان کو مدلل جوابات کیساتھ رد کیا ہے۔

کتاب میں "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سنت سے تعلق" کے عنوان سے دوسرے باب میں بہت سارے مباحث سے کلام کیا ہے، مثلا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سنت کی اتباع میں حد درجے تک کوشش کرنا، سنت کے مقابلے میں دیگر سب اقوال اور آراء کو ترک کرنا، سنت کے مطابق احکام کو لاگو کرنا، زندگی کے تمام امور میں سنت کو پیمانہ قرار دینا، سنت کے اخذ کرنے اور آگے نقل کرنے کے میدان میں بہت زیادہ احتیاط برتنا اور سنت کے مطابق فتوی دینے وغیرہ موضوعات پر روایات کی روشنی میں تبصرہ کیا ہے۔

2-اصول، حدیث اور حیات

ڈاکٹر حوریہ مارطی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔امام خطیب کالج کے نام سے قائم شدہ سکولز اور کالجز سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد قونیا شہر کی سلجوک یونیورسٹی کے شعبہ علوم اسلامیہ سے بی ایس کرنے کے بعد اسی جامعہ سے ایم فیل اور پھر پی ایچ ڈی تک کی تعلیم حاصل کی۔آپ نے 2005ء میں پی ایچ ڈی مکمل کرنے کے بعد مختلف دینی شعبوں میں خدمات سر انجام دی ہیں۔2017ء میں ترکی کی وفاقی مذہبی امور کے زیر نگرانی "ادارہ دیانت مذہبی امور کے مدیر کی سیکرٹری کا عہدہ سنبھالا۔اس سے پہلے آپ نے اردن میں شعیب ارنوط کے تحقیقی ادارے میں بھی کچھ سال کام کیا ہے۔آپ نے کئی علمی مقالات اور کتابیں تصنیف کیں ہیں۔ لیکن ان میں سے صرف ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔کتاب کی کل صفحات 160 ہیں ترکی زبان میں لکھی گئی ہے۔کتاب کا اصل موضوع اصول حدیث اور صحابہ کرام کی حدیث کے میدان میں کاوشیں اور طرز زندگی۔کتاب کے پہلے باب میں سبب ورود حدیث، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے درمیان باہمی مجالس، صحبتوں اور رابطوں کے طریقہ کار سے روایات کی روشنی میں کلام کیا ہے۔اس کے علاوہ کتابت حدیث کے مسئلے کو بھی اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔کتاب کے دوسرے باب میں اصول حدیث سے متعلق بعض موضوعات سے بحث کیا ہے۔ مثلا: حدیث کی تدوین اور تصنیف، حدیث کے میدان میں علماء کی خدمات اور کوشش وغیرہ موضوعات سے بھی اختصار کے ساتھ کلام کیا ہے۔خلاصہ یہ کہ کتاب مختصر ہے لیکن معلومات کے اعتبار سے جامع اور مفید ہے۔

3- مشترک راوی کا نظریہ،ایک تنقیدی جائزہ:

یہ کتاب دراصل ڈاکٹر فاطمہ کزل کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے۔ صرف ایک ہی حدیث (حدیث عرینہ) سے متعلق ہے۔550 صفحات میں حدیث پر سند اور متن کے حوالے سے مستشرقین کی طرف سے کیے گئے اعتراضات کو دلائل کے ساتھ رد کیا ہے۔ مستشرقین میں سے سب سے پہلے شاخت (1902-1969) نے کسی حدیث کی موضوع اور ضعیف ہونے اور اسی طرح احادیث کی تاریخی پس منظر کو معلوم کرنے کے لیے خود ساختہ "مشترک راوی" کے نام سے ایک نظریہ پیش کیا۔ جس کو بعد کے مستشرقین میں سے بعض نے قبول کیا جبکہ بعض نے رد بھی کیا۔ شاخت کے مطابق تمام احادیث جھوٹی اور انکی سندیں بناوٹی ہیں۔

مؤلفہ نے اپنی اس کتاب میں شاخت اور اسکے متبعین کے "مشترک راوی" کے نظریہ کو بہت ہی عمدہ اور تفصیل کے ساتھ دلائل کی روشنی میں رد کیا ہے۔انہوں نے اپنی کتاب میں شاخت اور اسکے متبعین کی طرف سے اس نظریہ کی وجہ

سے رد کی جانے والی حدیثوں میں سے صرف ایک حدیث "حدیث عرینہ "کا سند اور متن کے حوالے سے بہت ہی عمدہ تجزیہ پیش کیا ہے۔انہوں نے کتاب میں امام الخطیب البغدادی تک 62 کتابوں میں منقول اس حدیث کی تمام اسناد اور متون کا الگ الگ تجزیہ کیا ہے۔ حدیث کے متن اور سند میں ہونے والے فرق اور اختلافات کو وضاحت کے ساتھ پیش کیا ہے۔ مؤلفہ نے حدیث کی تحقیق اور تجزیہ میں حد درجے محنت کی ہے۔اس کی وجہ سے ترکی میں کتاب کو اہل علم کی طرف سے خوب پزیرائی ملی۔اللہ تعالی انکی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

4-قرآنی آیات کی تاریخیں

ڈاکٹر اسرا گوزلر کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔مؤلفہ نے کتاب میں قرآنی آیات کی نزول تاریخ کو مختلف پہلو سے بیان کیا ہے۔مثلا: آیات کے سبب نزول، منسوخ آیات کی تاریخ، جہاد اور مغازی سے متعلق آیات کی نزول تاریخ، احکام سے متعلق آیات کے نزول تاریخ، سیرت سے متعلق آیات کی تاریخ نزول۔مؤلفہ نے نزول تاریخ کے حوالے سے کافی احتیاط اور محنت سے کام کیا ہے۔

5-رسول اللہ ﷺ کی روزمرہ زندگی:

ڈاکٹر اسرا گوزلر کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔مؤلفہ نے کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے روزمرہ معمولات کو عمدہ اسلوب کے ساتھ بیان کیا ہے۔کتاب کے پہلے اور دوسرے باب میں رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کے ساتھ تعلق، صحابہ کیساتھ صحبت اور مجالس، سوالات کے جوابات، صحابہ کی ضروریات کے سلسلے میں کوشیش وغیرہ موضوعات پر تبصرہ کیا ہے۔تیسرے باب میں رسول اللہ ﷺ کی عبادات پر روایت کی روشنی میں تبصرہ کیا ہے۔چوتھے باب میں زندگی کے دیگر معمولات سے بحث کی ہے۔

6-**ضعیف احادیث کی روایات**: ڈاکٹر عائشہ اسرا کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

7-**سیاحت اور روایت کی تناظر میں صحابیات**: یہ بھی ڈاکٹر عائشہ اسرا کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

8-**محمدی طریقہ**: ڈاکٹر حوریہ مارطی کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

9-**دلوں کا پھول، حضرت محمد ﷺ**: ڈاکٹر آینور اورال کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

10-**ایمان کا نفسیاتی ڈھانچہ**: ڈاکٹر حلیہ آلپر کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

ترکی کی جامعات سے فارغ التحصیل طالبات کی دینی خدمات اور سماجی سرگرمیاں

ترکی میں ایم اے اسلامیات، ایم فیل اور پی ایچ ڈی تک تعلیم مکمل کرنے والی لڑکیاں اگر سرکاری سطح پر دینی خدمات ادا کرنا چاہیں تو ان پانچ مقامات میں سے کسی ایک میں دینی خدمات خوش اسلوبی کے ساتھ سرانجام دے سکتی ہے:

1-قرآن کورسس کے نام سے بنائے گئے اداروں میں تدریسی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔

2-وفاقی ادارہ شعبہ علوم دینیہ کے مراکز میں (یہ مراکز تقریباً ہر شہر میں قائم ہیں)

3-شعبہ دعوت و تبلیغ میں (ان اداروں میں کام کرنے والی معلمات شہروں میں جگہ جگہ عورتوں کے لیے وعظ اور نصیحت کے عنوان سے پروگرام منعقد کرتی ہیں)

4-جامعات کے شعبہ علوم اسلامیہ میں ریسرچ اسسٹنٹ، لیکچرر اور پروفیسر کے عہدوں پر تدریس کے فرائض انجام دے سکتی ہیں۔

5-امام خطیب کے نام سے قائم کئے سرکاری سکولز اور کالجز میں بطور معلمات کے دینی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔[14]

عصر حاضر میں ترکی کی جامعات میں خواتین کی تدریسی خدمات

ترکی کی جامعات میں دیگر شعبوں کی طرح شعبہ علوم اسلامیہ میں بھی خواتین کی بڑی تعداد تدریسی خدمات انجام دے رہی ہے۔ ہماری تحقیق کی حد تک اس وقت صرف 5 خواتین شعبہ علوم اسلامیہ میں پروفیسر کے عہدے پر فائز ہے اس کے علاوہ دیگر خواتین کی تعداد کو ٹیبل سے آسانی کے ساتھ سمجھ سکتے ہیں۔[15]

عہدہ اور مقام	ٹوٹل تعداد
پروفیسر	10
ایسوسیٹ پروفیسر	30
اسسٹنٹ پروفیسر	50
لیکچرر	60
ریسرچ اسسٹنٹ	250

4-اختصاص (اعلی تعلیم) کے نام سے قائم کیے گئے ادارے

ترکی میں دینی علوم میں مہارت اور متخصص ہونے کے لیے الگ سے دینی ادارے قائم کیے گئے ہیں چنانچہ اس سلسلے میں 1970ء میں استنبول میں سب سے پہلا ادارہ قائم ہوا۔ رفتہ رفتہ دیگر بڑے شہروں میں بھی قائم ہوئے ابھی اس وقت (2017ء میں) ٹوٹل 10 ادارے قائم ہیں۔ جس میں صرف 2 ادارے خواتین کی تعلیم کے لیے خاص ہیں۔[16] البتہ سب اداروں میں تعلیم کا دورانیہ، کتابیں، امتحانات، درس، تدریس کا انتظام وغیرہ ایک جیسا ہے۔ بندے کو بھی قیصری شہر کے ادارے میں معلومات کے حوالے سے جانا ہوا۔ ادارے کے مدیر سے اس حوالے سے طویل ملاقات کے نتیجے میں ادارے کے حوالے سے نہ صرف معلومات فراہم کی گئی بلکہ ادارے کے کلاس رومز، لائبریری، کانفرس ہال، اساتذہ کے رومز، کیفے ٹیریا وغیرہ مقامات بھی زیارت کرائی گئی۔

اداروں میں تعلیم کا معیار اور نظام

ان اداروں میں تعلیم کا دورانیہ تین سال ہے۔ پہلے سال عربی زبان پڑھائی جاتی ہے لیکن جن کی عربی اچھی ہو تو وہ عربی کے بجائے اصل کلاسس شروع کر سکتا ہے۔ ان اداروں میں تعلیم، درسی کتابیں اور دیگر سہولیات سب حکومت کی طرف سے بغیر اجرت کے دی جاتی ہے۔ ہر سال چار امتحانات ہوتے ہیں اگر کوئی بھی طالب علم کسی بھی کتاب میں ناکام ہوا تو صرف ایک موقع اور دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی پاس نہ ہونے کی صورت میں انکا اخراج کیا جاتا ہے۔ ان اداروں میں بنیادی موضوعات (تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، اور کلام) میں اعلی تعلیم کے علاوہ عملی طور پر خطابت اور وعظ کی مشق کرائی جاتی ہے کیونکہ ان اداروں کے قیام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک خطباء اور مبلغین کو تیار کرنا ہے۔

ان اداروں میں داخلے کے شرائط

ان اداروں میں داخلے کی بنیادی شرائط چار ہیں:

1- ایم اے اسلامیات تک کی تعلیم کا مکمل ہونا ضروری ہوتا ہے۔

2- سرکاری طور پر کسی سکول، کالج میں اور یا کسی قرآن کورس میں پڑھاتی ہو (یعنی حاضر سروس ہونا ضروری ہے) کیونکہ ایسی صورت میں حکومت کی طرف سے اعلی تعلیم حاصل کرنے لیے 3 سال چھٹی مع تنخواہ کے دی جاتی ہے

3- 40 سال سے عمر زیادہ نہ ہو۔

4-ادارے کی طرف سے داخلے کیلئے تحریری اور زبانی امتحانات کا پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔[17]

ان اداروں سے تعلیم مکمل کرنے والی خواتین کی مستقبل میں ذمہ داریاں

ان اداروں سے فارغ التحصیل خواتین کئی جگوں میں سرکاری طور پر دینی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔

1-دارالافتاء میں بطور نائب مفتی کام کر سکتی ہیں۔ عصر حاضر میں ترکی کی سرکاری دارالافتاء میں خواتین کے لیے بھی کوٹہ رکھا ہوا تاکہ وہ خوتین کے مسائل کو صحیح طریقے سے حل کر سکے۔ جبکہ آجکل عملی طور پر ہر دارالافتاء میں تعیناتی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

2-ترکی میں خواتین کی خصوصی تربیت کے لیے جگہ جگہ وعظ اور نصیحت کے عنوان سے سیمینار منعقد کئے جاتے ہیں جسکے لیے خصوصی طور پر خواتین مبلغین مقرر ہوتی ہیں۔توان اداروں سے فاغ التحصیل خواتین بطور خطیب کے کام کر سکتی ہیں۔

3-وفاقی مذہبی امور کے زیر نگرانی ادارہ امور دیانت کے مراکز میں دینی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔2017ء میں پہلی بار ایک خاتون (جو اسلامک سڈیز میں پی ایچ ڈی ڈاکٹر بھی ہے) ادارہ امور دیانت کے مدیر کی پرسنل سیکرٹری مقرر کی گئی ہے۔[18]

خلاصۃ البحث

سلطنت عثمانیہ کے خاتمے کے طویل عرصے بعد ترکی جیسے ملک کا پھر سے ایک مضبوط معیشت، دنیاوی اور دینی تعلیم اور اسی طرح ٹیکنالوجی کے میدان میں دنیا کے صف اول کے ممالک کے ساتھ کھڑا ہونا ایک معجزہ سے کم نہیں۔ دراصل کسی بھی قوم کی ترقی میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا شانہ بشانہ کھڑا ہونا اور اپنی خدمات پیش کرنا نمایاں کردار کا حامل ہوتا ہے۔ چنانچہ دنیاوی امور سے متعلق تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترک خواتین کا اپنی خدمات پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دینی اور سماجی سرگرمیوں میں بھی ان کا کردار قابل ستائش ہے۔ سرکاری اور عوامی اوقاف کے زیر انتظام چلنے والے تمام اداروں کی تنظیمی بنیادوں سے لے کر علمی فضاوں تک ہر جگہ خواتین اپنے حصہ کی محنت جاری رکھی ہوئی ہیں۔ تحقیق کرنے بعد معلوم ہوا کہ اس محنت اور کاوش کی بنیادی وجوہات میں سے ایک، ترکی جیسے اسلام پسند ملک میں حجاب پر سے پابندی اٹھایا جانا ہے۔اس لئے چاہے امام خطیب سکول اور کالجز ہوں (جس میں عصری علوم کے ساتھ ساتھ قرات، تجوید، تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ وغیرہ جیسا دینی مواد بھی بکثرت پایا جاتا ہے) چاہے یونیورسٹیوں میں شعبہ علوم اسلامیہ ہو اور

اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں قرآن کورس کے نام سے بنائے گئے سرکاری مراکز ہوں یا انفرادی اور تنظیموں کے زیر انتظام تعلیمی ادارے ہوں، ان تمام اداروں میں خواتین کے شرکت اور خدمات کا تناسب مردوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ عورتوں کی اکثریت کی بنیادی وجوہات جو سامنے آئیں ہیں ان میں سے دو وجہ زیادہ قابل دید ہیں۔ وہ یہ کہ ترک خواتین ماسٹر لیول تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی ازدواجی زندگی نبھانے پر زیادہ توجہ مرکوز رکھتی ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تعلیم کے حصول کے بعد اپنی نئی نسل کی دینی تعلیم کی فکر دامن گیر ہوتی ہے جس کے لئے وہ مختلف مراکز میں اپنی خدمات سرانجام دیتی ہیں کیونکہ ان کے سامنے اس بات کا قوی اندیشہ موجود ہے کہ اگر اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے روشناس نہیں کرایا تو پھر سے وہ وقت دوبارہ پلٹ سکتا ہے جس میں دینی تعلیم کے حصول پر ہر طرف سے پابندیاں تھی اور عورت کی عزت کسی طرح محفوظ نہیں تھی۔ خلاصہ یہ کہ ترکی کے دینی مراکز میں ترک خواتین کی دینی اور سماجی سرگرمیاں آجکل اپنی عروج پر ہیں۔ خواتین مبلغین، خواتین کی خصوصی تربیت کے لیے جگہ جگہ وعظ اور نصیحت کے عنوان سے سیمینار منعقد کرتی ہیں۔ خواتین کے مسائل کے لئے الگ سے خواتین مفتیان کرام کا انتظام کرنا ایک ایسا قدم ہے جو کہ آجکل بہت سے اسلامی ممالک میں ناپید ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ تصنیفات کے میدان میں بھی ترک خواتین اپنا لوہا منوانے کے لئے دن رات ایک کئے ہوئے نظر آتی ہیں جس میں پاکستان جیسے اسلامی ممالک کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ ترکی کے دینی مراکز میں خدمات سر انجام دینے والی خواتین کے اندر پائی جانے والی صفات میں سے ایک اہم ان خواتین کا دینی علوم کے ساتھ دنیاوی علوم سے کافی حد تک روشناس ہونا ہے جس کی وجہ سے وہ دنیاوی زندگی سے متعلق تمام سرگرمیوں میں دیگر خواتین سے کسی حد تک پیچھے نہیں رہتی۔ اس لئے دور حاضر میں ترکی کی ماحول میں دینی اور سماجی پہلو سے سامنے آنے والے فوائد اور اثرات کسی صاحب علم سے پوشیدہ نہیں۔

حوالہ جات و حواشی (Refences)

[11]EyupŞimşek, Çok Partılı Dönemde Yenıden Din Eğitimi ve Öğretimine Dönüş Süresi, A.Ü. Türkiyat Araştırma Dergisi, Erzurum, Turkey, 2013, Page, 3.
Ayyub shimshek, bara parti wala zamane ma par sa dini taleem awr taallum ka shuru hona ka zamana, Turkey ka tahqiqi mujala, 2013, safha, 3.

[2] ترکی کے تعلیمی اداروں میں حجاب کے حوالے سے جو پابندی تھی وہ 2007 میں اٹھالی گئی جس کی وجہ سے مذہبی خاندانوں سے تعلق رکھنے والی لڑکیوں نے بھی عصری تعلیم کے حصول کیلئے جامعات کا رخ کیا۔ دیکھئے: Türkiyede başörtüsü yasağı: Nasıl başladı, nasıl çözüldü? 2013. Aljazeera.com.
Turkey ma hajab par pabandi kaisa shuru hoyi awr kaisa pabandi hatam hoyi, 2013.

[3] اس موضوع سے متعلق مزید معلومات کیلئے دیکھئے: Seyfettin Aslan, Osmanlı'dan Cumhuriyete Geçişte Türkiye'nin Modernleşme Süresi, Journal of Academıc Approaches, Sprıng 2015 Volume: 6 Issue: 1
Seyfuddin Aslam, usmani dawre hukumat sa jamhutiyet ki taraf wapsi ka waqt Turkey ka jadid dawr, Taleemi nuqta nazar ka mujalla, spring , 2015, jild, 6,

[4] مزید معلومات کیلئے دیکھئے: İmam Hatip Okullarının Tarihçesi, anamurhaber.com.
Imam Hatibscholukatarihidawr.

[5] دیکھئے: İmam Hatip Okullarının Tarihçesi, anamurhaberçco.
Imam Hatibscholukatarihidawr.

[6] مزید معلومات کیلئے دیکھئے: Ömer Çavuşoğlu, Tarihte İmam Hatip Okulları, İlkadım Dergisi, Aprıl 2016.
Umar chawush ka bate, Tarih main Imam Hatib ke schol, pehla mujalla, april 2016.

[7] مزید معلومات کیلئے دیکھئے: Türkiye Cumhuriyeti Cumhurbaşkanlığı, Tccb.gov.tr/receptayyiperdogan
Turkey ki jamhuriyet main jamhuri dawre hukumat, Rajab Tayyib Erdogan.

[8] موضوع سے متعلق مزید معلومات کیلئے دیکھئے: İmam hatipli öğrenci sayısı 7 kat arttı, siyasihaber.org/444un.
Imam Hatib scholu ma students ki tadad 7 darja bar gaya, siyasihaber.org

[9] معلومات کیلئے دیکھئے: mynet.com/imam-hatipli-ogrenc-sayisi
Imam Hatib scholu ki tadad..

[10] مزید معلومات کیلئے دیکھئے: Diyanet İşleri Başkanı, egitimhizmetleri.diyanet.gov.tr.
Dini umur sa mutaaleq kaam ka liya dakan.

[11] دیکھئے: Türkiye'deki üniversiteler ve üniversite sayısı, blogarti.com/turkiyenin-universiteleri
.Turkey main universitiyan owr unki tadad,blogarti.com/turkiyenin-universiteleri

[12] مثلاً دیکھئے: İlahiyat Fakültesi, ilahiyat.siirt.edu.tr/bolum.html.
Islami faculties, Ilahiyat., ilahiyat.siirt.edu.tr/bolum.html.

[13] https://tez.yok.gov.tr/ulusaltezmerkezi /http://www/isam.org.tr.

[14] تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: İlahiyat Fakültesi mezonlarının iş imkanları ve çalışma alanları, aciktercih.com/soz/ilahiyat

Islami uloom sa farig hona walo ka job ka imkanat owr kaam ka maydan..

[15] ترکی کے جامعات میں خواتین فیکلٹی ممبرز کی تعداد ان تمام یونیورسٹیوں کے ویب سائٹ سے اکٹھی کی گئی ہیں جس میں اسلامیات ڈیپارٹمنٹ موجود ہے۔اور یہ تعداد 2017تک کا ہے۔

[16] تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: Dini Yüksek İhtisas- Eğitim Merkezleri, eğitimhizmetleri.diyanet.gov.tr

Tahssus ka aala taleem, dini uloom ka marakiz..

[17] تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: Dini Yüksek İhtisas- Eğitim Merkezleri, eğitimhizmetleri.diyanet.gov.t

Tahssus ka aala taleem, dini uloom ka marakiz.

[18] تفصیلی معلومات کیلئے دیکھئے: Diyanet İşleri Başkanlığı Görev ve Çalışma Yönetmeliği, memurlar.net/haber.

Dini umoor sa mutaaliq mazhabi umoor ka kaam awr kaam karna ka qawaneen.